

## 74988 - نقل و حمل کی گاڑیوں میں کوئی زکاہ#1731; نہیں

### سوال

کیا نقل و حمل کی ملکیتی گاڑیوں پر زکاہ واجب ہوتی ہے؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

نقل و حمل والی گاڑیوں پر زکاہ نہیں ہے، بلکہ ان کی اجرت نصاب کو پہنچ جائے تو سال گزرنے کے بعد اس پر زکاہ واجب ہوگی.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا غلہ اور مسافروں کی نقل و حمل میں استعمال ہونے والی گاڑیوں پر زکاہ واجب ہے، اور اسی طرح جو اونٹ اس کے مشابہ ہیں؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

"سامان اور سواریوں کی نقل و حمل اور بار برداری کے لیے استعمال ہونے والی گاڑیوں اور اونٹ میں زکاہ نہیں ہے، کیونکہ یہ فروخت اور تجارت کے لیے نہیں بلکہ یہ تو بار برداری اور نقل و حمل کے لیے رکھی گئی ہیں، لیکن اگر گاڑیاں فروخت کرنے کے لیے ہوں اور اسی طرح اونٹ اور گدھے، اور خچر اور وہ جانور جن کی خرید و فروخت جائز ہے، وہ تجارت اور فروخت کرنے کے لیے ہوں تو اس میں زکاہ واجب ہوگی؛ کیونکہ وہ اس سے ایک تجارتی سامان بن کر تجارت کے زمرے میں آتی ہیں، تو اس طرح اس میں زکاہ واجب ہوگی، اس کی دلیل ابو داؤد وغیرہ کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس چیز کی زکاہ دینے کا حکم دیتے جو ہم فروخت کرنے کے لیے تیار کرتے "

جمہور اہل علم کا مسلک یہی ہے، اور امام ابو بکر بن منذر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اہل علم کا اجماع بیان کیا ہے "

انتہی

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن باز ( 14 / 181 ) .

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ہم نقل و حمل اور بطور ٹیکسی استعمال ہونے والی گاڑیوں کی زکاة کس طرح نکالیں، کیا اس کی قیمت پر زکاة ہو گی یا اس کی اجرت اور آمدن پر؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" جب یہ گاڑیاں بطور اجرت اور ٹیکسی استعمال ہوتی ہیں تو ان کی آمدن میں زکاة واجب ہو، جبکہ یہ اجرت نصاب کو پہنچے اور اس پر سال گزر جائے تو پھر زکاة ہو گی، نہ کہ اس کی قیمت پر" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء ( 9 / 349 )

والله اعلم .